REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹ / ۱۱

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ

عَسٰى أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

۱۰ جمادی الاول ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۶ / ۱۱ ۔ ۳ فتح ۱۳۳۶ ھش ۔ ۳ دسمبر ۱۹۵۷ء ۔ نمبر ۲۸۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲ دسمبر۔ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کو گذشتہ ہفتہ میں بفضلہ تعالیٰ کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ اصل مرض میں تخفیف شروع ہو چکی ہے۔ مگر بہت آہستگی کے ساتھ نیز ابھی بیٹھنے کی صورت پیدا نہیں ہوئی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

— مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔ وزن بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑھ رہا ہے۔ دائیں پھیپھڑے کی پچھلی طرف نچلے حصہ کی جھلی میں تھوڑا سا پانی باقی ہے۔ احباب شفا کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

— مکرم ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا میں درد گردہ اور بندش پیشاب کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

ربوہ۔ مکرم شیخ مسعود احمد صاحب رشید ریٹائرڈ سپرنٹنڈنگ انجینئر کا ۳۰ نومبر کو لاہور میں انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کل ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا آپ کو نماز جنازہ کے بعد مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

ری پبلکن پارٹی کی تحقیقاتی کمیٹی کے ممبر آج صبح ڈھاکہ روانہ ہو گئے

کمیٹی کئی گروپوں میں بٹ کر طریق انتخاب کے سوال پر ہر طبقہ کی رائے معلوم کرنے کی کوشش کریگی

کراچی ۲ دسمبر۔ ری پبلکن پارٹی کی تحقیقاتی کمیٹی کے ممبر آج صبح بذریعہ ہوائی جہاز ڈھاکہ روانہ ہو گئے۔ کمیٹی کے بعض اور ممبر جن میں سید عابد حسین بھی شامل ہیں۔ لاہور سے ڈھاکہ پہنچ جائیں گے۔ کمیٹی کئی گروہوں میں بٹ جائے گی۔ اور پھر طریقہ انتخاب کے سوال پر عوام اور مختلف طبقہ خیال کے لوگوں کی رائے معلوم کرنے کے لئے مشرقی پاکستان کے مختلف حصوں کا دورہ کرے گی۔ کمیٹی وہاں ایک ہفتہ رہیگی اور ۹ دسمبر کو اپنی رپورٹ پیش کریگی۔ ری پبلکن پارٹی کے جنرل سیکرٹری سید عابد حسین نے کل ایک بیان میں کہا ہم طریق انتخاب کے سوال پر کسی قسم کے طے شدہ نظریات لے کر نہیں جا رہے۔ اور نہ ہمارے ذہن میں پہلے سے کوئی چیز ہے۔ ہم بالکل خالی الذہن ہو کر وہاں جا رہے ہیں۔ اور ہم دورے کے تاثرات بلا کم و کاست اپنی رپورٹ میں پیش کر دیں گے۔

مبلغ نائیجیریا مکرم مبارک احمد صاحب ساقی کی ربوہ میں آمد

اہل ربوہ کی طرف سے پرجوش خیر مقدم

ربوہ ۲ دسمبر۔ مبلغ نائیجیریا مکرم مبارک احمد صاحب ساقی مغربی افریقہ اور انگلستان میں کئی سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد ۳۰ نومبر ۱۹۵۷ء کی شام کو چناب ایکسپریس سے ربوہ تشریف لائے۔ مقامی احباب نے ریلوے سٹیشن پر ان کا پرخلوص خیر مقدم کیا۔ احباب نے پرجوش اسلامی نعروں کے درمیان انہیں بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے دیگر احباب کے علاوہ مکرم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر مکرم حافظ عبدالسلام صاحب وکیل اعلیٰ اور مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ بھی سٹیشن پر خوش آمدید کہنے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔

تحریک دعا

(از مکرم جناب میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی)

احباب کو علم ہے کہ ہمارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قریباً ایک سال قرآن شریف کے ترجمہ میں لگاتار وقت دیا ہے۔ روزانہ گھنٹوں ہی حضور اس کام میں ہمہ تن مصروف رہے ہیں جس کا نتیجہ اب تفسیر صغیر کی شکل میں احباب کے سامنے ہے۔ اس کے علاوہ سلسلہ کے دوسرے کام بھی حضور باقاعدہ کرتے رہتے ہیں۔ اس دماغی کاوش کا نتیجہ لازمی طور پر کمزوری ہے۔ اب جبکہ جلسہ سالانہ بھی سر پر آ گیا ہے جس میں حضور کو اور بھی زیادہ محنت کرنی پڑے گی۔ احباب کو خاص طور پر حضور کی جسمانی صحت اور دماغی طاقت کے لئے بالالتزام دعا کرنی چاہیئے۔ جہاں جہاں بھی باقاعدہ نماز باجماعت کا انتظام ہے۔ وہاں باقاعدہ نمازوں میں خاص طور پر تحریک کر کے دعائیں جاری رکھی جائیں نیز حضور کی خدمت میں خطوط وغیرہ لکھتے وقت احباب یہ امر مدنظر رکھیں کہ حضور کو ذہنی کوفت نہ ہو۔ جماعت کے ہر فرد کا یہ فرض ہے کہ حضور کی صحت کے لئے التزام سے دعا جاری رکھے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ہر طرح سے آرام پہنچانے کی سعی کرے۔ حضور کا وجود خدا تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ جس کی ہمیں قدر کرنی چاہیئے۔ اور درد دل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی کرکٹ ٹیم کی کامیابی

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی کرکٹ ٹیم نے ضلع جھنگ کے ہائی سکولز ٹورنامنٹ میں ڈسٹرکٹ چیمپئن شپ جیت لیا ہے۔ اور اب سکول کی کرکٹ ٹیم ڈویژنل ٹورنامنٹ میں شامل ہونے کے لئے ملتان جا رہی ہے۔

(نامہ نگار)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۵۷ء

مسلمان کی تعریف

چوہدری محمد علی صاحب نے جو "تحریک استحکام پاکستان" کے نام سے علیحدہ سیاسی پارٹی بنائی ہے۔ اس کی تنظیمی کمیٹی کے پہلے اجلاس کی کارروائی اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ اس روئداد کی نمایاں کارروائی وہ ہے جس میں مولانا عبدالستار صاحب نیازی کے مستعفی ہونے کا ذکر ہے۔ آپ نے اس وجہ سے استعفےٰ دیا ہے کہ آپ "مسلمان" کی جو تعریف کمیٹی سے منوانا چاہتے تھے۔ اس سے کسی کو اتفاق نہیں ہوا معاصر روزنامہ آفاق سے ہم ذیل میں متعلقہ حصہ نقل کرتے ہیں۔ جو آفاق کے سٹاف رپورٹر کی رپورٹ پر مشتمل ہے۔

"لاہور ۲۵ نومبر (سٹاف رپورٹر) پاکستان کے سابق وزیر اعظم چوہدری محمد علی کے طلب کردہ سیاسی کنونشن میں ان کی نئی جماعت کے منشور اور آئین کا مسودہ تیار کرنے کے لئے کل جو سب کمیٹی مقرر کی گئی تھی آج اس کے اولین اجلاس میں لفظ "مسلمان" کی تعریف پر اختلافات پیدا ہوگئے۔ اور کمیٹی کے ایک معتمد رکن مولانا عبدالستار خاں نیازی اسی سوال پر کمیٹی کی رکنیت سے مستعفی ہوگئے۔ بیان کیا جاتا ہے مولانا نیازی نے سب کمیٹی کے اجلاس میں اس مفہوم کی ایک قرارداد منظور کرانے کی کوشش کی۔ کہ چونکہ پاکستان ایک نظریاتی مملکت کی حیثیت سے معرض وجود میں آیا تھا۔ جس کی بنیاد اسلامی ضابطۂ حیات پر ہے۔ اس لئے مملکت کی اساس اور سیاسی جماعتوں کی تنظیم اس وقت تک یہاں کوئی بامعنے نوعیت اختیار نہیں کر سکتی۔ جب تک لفظ "مسلمان" کی تعریف کو پاکستان کے آئین میں شامل کرنے کے لئے ایک عوامی تحریک جاری نہ کی جائے۔ مولانا نے مسلمان کی تعریف یہ کی کہ

"ہر وہ ذی شعور انسان اور اس کے ناسمجھ متعلقین مسلمان ہیں جو دنیا و آخرت کے ہر مسئلہ کی بابت حضور خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو آخری حجت تسلیم کرے اور ان تعلیمات کے مطابق ہر اختلاف رائے کو اجماع امت کے فیصلہ کے مطابق طے کرنے کی پابندی قبول کرے۔

کہا جاتا ہے کہ مولانا عبدالستار خاں نیازی نے اپنی قرارداد پیش کرتے ہوئے سب کمیٹی کے کنوینر چوہدری محمد علی سے یہ بھی پوچھا کہ خود ان کے نزدیک مسلمان کی تعریف کیا ہے؟ جس پر سابق وزیر اعظم نے کہا کہ وہ ہر اس شخص کو مسلمان تصور کرتے ہیں۔ جو کلمہ گو ہے۔ اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔

مولانا نیازی نے چوہدری محمد علی کی زبان سے "مسلمان" کی اس تعریف سے اظہار اختلاف کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس تعریف کی رو سے تو قادیانی بھی مسلمانوں میں شمار کئے جاسکتے ہیں حالانکہ وہ عقیدہ ختم نبوت کے قائل نہ ہونے کے باعث مسلمانوں میں ہرگز شمار نہیں ہوسکتے۔" (آفاق ۲۶ نومبر)

اس سے ظاہر ہے کہ مولانا نیازی مسلمان کی تعریف خاص اس نقطہ نظر سے نہیں کرنا چاہتے کہ قرآن و سنت کے مطابق اس کی تعریف کیا ہے۔ بلکہ اس نقطہ نظر سے کرنا چاہتے ہیں کہ کس طرح "احمدیوں" کو مسلمان کی تعریف سے باہر رکھا جاسکتا ہے۔

یہ ذہنیت کتنی خطرناک ہے۔ اس کا اندازہ ان تلخ اور خطرناک جھگڑوں سے ہوسکتا ہے۔ جو شیعہ سنی۔ دیوبندی بریلوی حضرات کے مابین چل رہے ہیں۔ اور جنہوں نے ملک کی فضا خراب کر رکھی ہے۔ یہ جھگڑے دراصل مسلمان کی ایسی ہی یکطرفہ اور تنگ نظرانہ سیاسی تعریفوں کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ کیونکہ ہر فرقہ مسلمان کی تعریف اپنے نقطہ نظر سے کرتا ہے۔ اور جو اس نقطہ نظر کے حدود میں نہیں آتا۔ اس کو خارج از ملت خیال کرتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے اہل علم حضرات کو فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کے فاضل ججوں کے سامنے مسلمان کی مختلف تعریفیں کرنی پڑیں اور فاضل ججوں کو یہ کہنا پڑا کہ کوئی دو عالم بھی اس میں متفق نہیں

اصل بات یہ ہے کہ ہر فرقہ مسلمان کی تعریف اپنے عقائد کے مطابق کرتا ہے۔ اور اس سے کوئی کسی کو منع نہیں کرسکتا۔ لیکن جہاں تک سیاسی سٹیٹس کا تعلق ہے چوہدری محمد علی صاحب کی تعریف ہی ایسی ہے جو تمام مسلمان فرقوں کو ایک وحدت کے اندر لاسکتی ہے۔ ظاہر ہے کہ پاکستان میں مختلف فرقے آباد ہیں ان میں بنیادی اختلافات ہیں۔ ان سے آنکھیں بند کرنا ایک صحیح الخیال مسلمان سیاسی لیڈر کے لئے کسی طرح ممکن نہیں۔ خواہ اسلام کے نام پر ملکی سیاست میں کیوں نہ حصہ لیتا ہو۔ سوال یہ ہے کہ ایک یا چند فرقوں کا ملک کسی دیگر فرقے کو مسلمان کی تعریف سے خارج کرنے کا حق کس طرح حاصل ہوسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دستور میں یہ دفعہ رکھی گئی ہے۔ کہ کسی فرقہ کے عقائد دوسرے پر ٹھونسے نہیں جائیں گے۔

ایک شخص یا جماعت مولانا نیازی کے خیال میں اسلام سے باہر ہے۔ تو اس شخص یا جماعت یا دیگر فرقوں کے خیال میں مولانا نیازی کافر اور اسلام سے باہر ہیں۔ اب اس کا فیصلہ کون کرے۔ کہ دونوں میں راستی پر کون ہے۔ خود حکومت بھی اس میں دخل نہیں دے سکتی۔ اور نہ اہل علم حضرات کا بڑے سے بڑا اجماع یہ فیصلہ کرنے کا حق رکھتا ہے کہ فلاں فرد یا جماعت اسلام سے باہر ہے۔ اور اس کے فرائض و حقوق وہ نہیں ہیں۔ جو ایک مسلمان کے ہونے چاہئیں۔ آخر حکومت کے پاس سچے اور جھوٹے مسلمان کے پرکھنے کی کونسی کسوٹی ہے۔ رہی یہ بات کہ قرآن و سنت کسوٹی ہیں۔ تو پھر بھی بات حل نہیں ہوتی کیونکہ فرقوں کے اختلافات ہی قرآن و سنت کی مختلف توجیہات پر ہیں۔ ایک شخص ایک آیہ کریمہ کا کچھ مطلب لیتا ہے۔ اور دوسرا کچھ اور لیتا ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو مختلف فرقے ہی کیوں ہوتے۔ اس لئے حکومت کے پاس سوائے اس کے اور کوئی ٹسٹ نہیں ہے۔ کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ اس کو مسلمان تسلیم کرے۔ اور اس کے مطابق اس سے سلوک کرے

کسی کو حقیقی طور پر مسلمان یا غیر مسلمان قرار دینے کا اختیار تو اللہ تعالےٰ نے اپنے انبیاء علیہم السلام کو بھی نہیں دیا۔ بلکہ اس کو اپنے ہی پاس رکھا ہے۔ اس لئے کہ انبیاء علیہم السلام کو بھی اسی قدر غیب کا علم ہوسکتا ہے۔ جس قدر اللہ تعالےٰ انہیں دیتا ہے۔ اس لئے کسی کو مسلمان یا نامسلمان قرار دینے کا اختیار حکومتوں یا پارٹیوں کو کس طرح دیا جاسکتا ہے شیعہ لاکھ بار اجماع کرکے اہل سنت کو کافر قرار دیں۔ یا سنی لاکھ بار اجماع کر کرکے شیعوں کو کافر یا خارج از ملت قرار دیں۔ تو کیا اس سے کیا دوسرے کافر یا خارج از ملت ہوجائیں گے؟ اگر کوئی ایسے ملک کی حکومت جس میں شیعہ اور سنی بستے ہیں ایسی تفریق کرتی ہے۔ تو اس سے بڑھ کر ملک و قوم کا کوئی دشمن نہیں ہوسکتا۔ افسوس ہے کہ مولانا نیازی کی سمجھ میں یہ چھوٹی سی بات بھی نہیں آسکتی۔ اب ذرا ان کی تعریف کو لیجئے۔

"ہر وہ ذی شعور انسان اور اس کے ناسمجھ متعلقین مسلمان ہیں جو دنیا و آخرت کے ہر مسئلہ کی بابت حضور خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو آخری حجت تسلیم کرے اور ان تعلیمات کے مطابق ہر اختلاف رائے کو اجماع امت کے فیصلہ کے مطابق طے کرنے کی پابندی قبول کرے۔"

(آفاق ۲۶ نومبر ۱۹۵۷ء)

غور کیجئے تو صاف معلوم ہوگا۔ کہ خود اس تعریف کے دونوں اجزا ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات آخری حجت ہیں تو "اجماع امت کے فیصلے" کیا معنے رکھتے ہیں۔ اس طرح تو "اجماع امت کے فیصلے" آخری حجت ہوں گے۔ نہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات۔ مولانا کو اپنی تعریف میں یہ پخ اس لئے لگانی پڑی ہے۔ کہ احمدی علی الاعلان یہ کہتے

(باقی ص ۸ پر)

انگلستان میں تبلیغ اسلام

بی بی سی ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر مسجد کا تعارف۔ پندرہ روزہ لیکچروں کا سلسلہ

طلبہ میں تبلیغ، روٹری کلبوں میں اسلام پر تقاریر۔ مفت لٹریچر کی اشاعت

سہ ماہی رپورٹ

از مکرم مبارک احمد صاحب ساقی۔ بتوسط وکالت تبشیر

عرصہ زیر رپورٹ میں بی. بی. سی کے نمائندے نے امام مسجد لندن مکرم جناب مولود احمد خان صاحب سے ایک ملاقات کی اور بعد میں اس نے آپ کے اس انٹرویو کو ریڈیو پر "نیوز ریل" کے پروگرام پر نشر کیا ہے ذیل میں اس کا خلاصہ اردو میں پیش کیا جاتا ہے۔ پروگرام ان الفاظ سے شروع ہوا۔

"جب آپ ساؤتھ فیلڈز جائیں تو آپ کو ٹرین میں سے ایک سبز گنبد والی مشرقی طرز کی عمارت دکھائی دے گی۔ یہ عمارت مسلمانوں کے ایک فرقے جماعت احمدیہ کی مسجد ہے۔ جو مسجد لندن کے نام سے موسوم ہے۔ آج ہم اسلام کے متعلق اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کی غرض سے امام مسجد لندن کا جو مسجد کے قریب ہی ایک مکان میں رہائش پذیر ہیں انٹرویو نشر کرتے ہیں:۔

سوال:۔ جناب! یہ مسجد کب تعمیر کی گئی تھی؟

جواب:۔ مسجد کا سنگ بنیاد آج سے ۳۳ سال قبل ۱۹۲۴ء میں رکھا گیا تھا۔ جب کہ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ویمبلے کانفرنس میں شرکت کے لئے لندن تشریف لائے۔ اس کی تکمیل ۱۹۲۶ء میں ہوئی

سوال:۔ میں اضافہ علم کی خاطر یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ انگلینڈ کے کلیسائی نظام کی طرح آپ کے مذہب میں بھی بعض ممنوعات پائی جاتی ہیں؟

جواب:۔ اسلام شراب نوشی اور سؤر کے گوشت کو قطعی طور پر حرام قرار دیتا ہے اس کے علاوہ بعض شرائط کے ساتھ دیگر ممنوعات بھی ہیں

سوال:۔ کیا سوشل نظام میں اسلام کے نزدیک عورتوں اور مردوں کا آزادانہ اختلاط جائز ہے؟

جواب:۔ اسلام ایک ارفع قسم کا سوشل نظام قائم کرنا چاہتا ہے معاشرے کو خرابیوں سے محفوظ رکھنے اور عائلی زندگی کو پرسکون اور آرام دہ بنانے کے لئے ضروری ہے کہ دونوں جنسوں کا آزادانہ اختلاط نہ ہو کیونکہ اس سے بعض ایسے نقائص پیدا ہوتے ہیں جو ایک صحت مند معاشرے کو پروان چڑھانے کے حق میں بہت مضر ثابت ہوتے ہیں۔

سوال:۔ آپ لوگ۔ جو نماز پڑھتے ہیں اس کا مقصد کیا ہے؟

جواب:۔ نماز کا مقصد خدا تعالےٰ سے تعلق پیدا کرنا اور اس کی عبادت کرنا ہے۔

سوال:۔ نماز دن میں کتنی بار پڑھی جاتی ہے؟

جواب:۔ نماز دن میں پانچ وقت پڑھی جاتی ہے۔ لیکن بعض وجوہات کی بناء پر بعض اوقات کی نمازیں جمع بھی کی جاسکتی ہیں۔ اگر ان وجوہات کی موجودگی میں کسی دن نمازیں جمع کرنی پڑیں تو پھر نماز دن میں تین دفعہ ادا کرنی ہوگی۔

سوال:۔ کیا ایک مبلغ اسلام شادی کرسکتا ہے؟

جواب:۔ اسلام رہبانیت کا قائل نہیں ہے۔ اسی طرح اسلام میں اس قسم کی کسی پاپائیت کا وجود نہیں ہے۔ جسے آپ لوگوں کی اصطلاح میں Ordained priesthood کہتے ہیں۔ جو مذہبی امور بالعموم ایک مسلمان مبلغ بجالاتا ہے مثلاً نمازوں میں امامت کرانا۔ نکاح پڑھنا۔ جنازے کی نماز پڑھانا وغیرہ یہ سب امور ایک مسلمان بھی سرانجام دے سکتا ہے باہم متفق الرائے مسلمان جس کو بھی کسی لحاظ سے اپنے میں بزرگ خیال کریں۔ وہ اس کے پیچھے کھڑے ہوکر نماز ادا کرسکتے ہیں

سوال:۔ کیا آپ دوسرے چرچوں یعنی عیسائیوں اور یہودیوں کی عبادت گاہوں میں جاسکتے ہیں؟

جواب:۔ معلومات حاصل کرنے کی غرض سے گرجاؤں وغیرہ میں جانا ہرگز منع نہیں ہے۔ جب سے میں یہاں آیا ہوں۔ میں بیسیوں گرجاؤں میں جا چکا ہوں۔ اسلام میں ایسی کوئی ممانعت نہیں ہے، اسلام غور و فکر سے کام لینے اور غیر مذاہب کی تعلیمات کا مطالعہ کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

ٹیلی ویژن پر تعارف

ماہ جون میں بی بی سی ٹیلی ویژن نے ایک پروگرام Meet us in London دکھایا۔ جس میں لندن میں مقیم پاکستانی باشندوں کے طرز رہائش مذہبی تہوار اور دیگر رسومات بھی پیش کی گئیں۔ مسلمانوں کی مذہبی مساعی کے ضمن میں بی بی سی نے لندن مسجد میں عید کی تقریب کا نظارہ دکھایا اولاً عید پڑھنے کے لئے باہر سے آنے والے مہمان دکھائے گئے۔ بعدہ نماز عید اور امام صاحب کو خطبہ دیتے ہوئے دکھایا اور خطبہ کے بعض اقتباسات بھی سنائے اور عید کے اختتام پر مہمانوں کو کھانا کھلانے کے بعض مناظر بھی پیش کئے گئے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

وہ دن نزدیک ہیں جب سچائی کا آفتاب مغرب سے چڑھیگا

"وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا۔ اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ ملے گا۔ اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا۔ کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے۔ اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں۔ اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔ قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی۔ مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے۔ مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا۔ جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کردے وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے۔ اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔ ملکوں میں پھیلے گی اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا۔ اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کردیگا۔ لیکن نہ کسی تلوار سے۔ اور نہ کسی بندوق سے۔ بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے"

(تبلیغ رسالت جلد ششم ص۹)

دنیا میں اگر کوئی عظیم ترین جرنیل گذرا ہے تو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

ایک اعلیٰ ترین جرنیل میں جو اوصاف ہونے چاہئیں وہ آپ میں اور آپ کے صحابہ میں بدرجہ اتم موجود تھے

تعلیم الاسلام کالج یونین سے محترم میجر جنرل محمد اکبر خانصاحب کا خطاب

۲۴ نومبر ۱۹۵۷ء بروز اتوار بوقت ۱۱ بجے دن کالج یونین کے کیسٹری تھیٹر میں کالج یونین کا ایک ہنگامی اجلاس صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب وائس پریذیڈنٹ کالج یونین کی صدارت میں منعقد ہوا۔ یہ اجلاس محترم جناب میجر جنرل محمد اکبر خانصاحب کے خیالات سے مستفید ہونے کی غرض سے منعقد کیا گیا تھا —— میجر جنرل محمد اکبر خانصاحب آج کل فوج سے ریٹائر ہو چکے ہیں۔ آپ نہ صرف یہ کہ پہلے پاکستانی ہیں جو انگریزی فوج میں میجر جنرل کے عہدہ تک پہنچے اور ایک بہترین سپاہی کی حیثیت سے مختلف جنگوں میں جن میں دو عالمگیر جنگیں بھی شامل ہیں شریک ہوئے۔ بلکہ آپ ملٹری سائنس، ملٹری ہسٹری، حدیث اور تاریخ اسلام کے بہت بڑے سکالر بھی ہیں اور اس وقت تک بہت سی کتب تصنیف فرما چکے ہیں۔ جن میں "حدیث دفاع" اور "سوانح حضرت ابوبکرؓ" بھی شامل ہیں۔ آپ ربوہ بھی ایک کتاب کی تصنیف ہی کے سلسلہ میں تشریف لائے تھے۔

تعلیم الاسلام کالج یونین کے اس جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مبشر احمد صاحب نے فرمائی۔

اس کے بعد صاحب صدر نے معزز مہمان کا سامعین سے تعارف کروایا۔ بعدہٗ آپ کی درخواست پر جناب میجر جنرل محمد اکبر خانصاحب نے طلبہ سے خطاب فرمایا۔ جس کا خلاصہ پیش خدمت ہے:-

کالج یونین سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ جب میں نے ملازمت شروع کی تو مولانا شوکت علی صاحب مرحوم نے مجھے یہ نصیحت فرمائی۔ اگر تم فوج میں رہتے ہوئے اسلامی روایات کو تازہ کرو تو تم مذہب و ملت کی خدمت زیادہ اچھی طرح کر سکتے ہو۔ اس کے لئے تمہیں حدیث اور تاریخ اسلام کا مطالعہ کرنا چاہیئے آپ نے فرمایا کہ میں نے مولانا شوکت علی صاحب مرحوم کی اس نصیحت کو آج تک کبھی فراموش نہیں کیا اور اس وقت سے لے کر اب تک میں نے اسلامی تاریخ اور حدیث کی کتب کو ہمیشہ زیر مطالعہ رکھا ہے۔ نیز چونکہ ساتھ ساتھ مجھے اپنی ملازمت کے دوران میں ملٹری کے امتحانات کی وجہ سے دیگر مضامین کے ساتھ ساتھ جو ملٹری سائنس اور جنرل نالج سے متعلق ہوتے ہیں ملٹری ہسٹری کا بھی مطالعہ کرنا پڑا۔ اس وجہ سے مجھے یہ موقعہ مل گیا کہ میں اسلامی جنگوں کے آداب کے متعلق علم حاصل کر سکوں اور اسلام اور مسلمانوں کا دوسرے نظریات اور اقوام سے فوجی نقطۂ نگاہ سے موازنہ کر سکوں۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ مطالعہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ دنیا کے سب سے بڑے جرنیل حضرت

پندرہ روزہ لیکچر

بفضل خدا عرصہ زیر رپورٹ میں پندرہ روزہ لیکچر باقاعدگی سے ہوتے رہے جن میں جماعت کے احباب کے علاوہ غیر مسلم دوستوں نے بھی شرکت کی اور مبلغ اسلام جناب بشیر احمد صاحب آرچرڈ کا لیکچر حیاۃ الآخرۃ خاص دلچسپی سے سنا گیا۔

اس کے علاوہ روٹری کلب کے ایک دوست مسٹر J. L. HACKET نے The Philosophy of Evolution کے موضوع پر ایک لیکچر دیا۔ بہت سے دوستوں نے سوالات بھی کئے

مسٹر Hacket نے دوسری دفعہ مذہب کے خلاف تقریر کی اور یہ ظاہر کیا کہ مذہب کی پیروی کی کوئی ضرورت نہیں ان کے جواب میں مکرم میر عبد السلام صاحب نے ایک مبسوط تقریر فرمائی اور دلائل قویہ سے مسٹر Hacket کے خیالات کی تردید کی۔ مقررین کے بعد حاضرین نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

چوہدری اعجاز نصر اللہ خانصاحب کا لیکچر

پندرہ روزہ لیکچر کے ضمن میں مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ خانصاحب کی تقریر Common Sense Approach to Religion خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ اس روز میٹنگ کی صدارت جناب مکرم ڈاکٹر عبد السلام صاحب ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ امپیریل کالج آف سائنس لنڈن نے کی۔ چوہدری صاحب موصوف نے دلائل پیش کر کے یہ ثابت کیا کہ ہماری عقل ہمیں اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ ہم یہ تسلیم کریں کہ اس دنیا کا کوئی خالق ہے جو اس نظام کو چلا رہا ہے مذاہب کی تعلیمات کا موازنہ کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ جہاں تک عقلی دلائل کا تعلق ہے صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو ہماری توقعات کو پورا کرتا ہے۔

طلباء میں تبلیغ

وانڈز ورتھ سکول کے جونیئر طلباء کی تیس افراد پر مشتمل ایک پارٹی مسجد میں آئی۔ اولاً طلباء کو مسجد دکھائی گئی بعدہٗ امام صاحب نے مشن ہاؤس میں بچوں کے سامنے سلیس زبان میں اسلامی تعلیمات کو پیش کیا۔

لیکچر کے اختتام پر بچوں نے بہت سے سوالات کئے۔ انہی دنوں یہاں کے اخبارات میں ایک سکھ کا واقعہ زیر بحث تھا جسے لنڈن ٹرانسپورٹ نے محض اس لئے ملازمت دینے سے انکار کر دیا تھا کہ اس کے سر پر پگڑی تھی۔ اس پر اس سکھ دوست نے گورنمنٹ کو بطور پروٹسٹ خط لکھا کہ پگڑی پہننا میرے مذہب کا ایک حصہ ہے اس لئے میں اسے نہیں اتار سکتا۔ اس پروٹسٹ کے بعد اسے ملازمت مل گئی۔ ایک بچے نے سوال کیا کہ کیا آپ کے مذہب میں پگڑی پہننا ضروری ہے؟ ایک نے پوچھا کہ مسجد میں بنچ اور کرسیاں کیوں نہیں رکھی گئیں۔ غرضیکہ یہ پروگرام بہت ہی دلچسپ رہا۔

نائیجیرین طلباء کی مسجد میں آمد

خاکسار نے مختلف نائیجیرین طلباء سے مل کر اپنے مشن ہاؤس آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ ۱۵ جولائی میں نائیجیرین طلباء کی ایک پارٹی مشن ہاؤس آئی۔ اس موقعہ پر طلباء نے احمدیہ جماعت کے عقائد کے متعلق تفصیلات پوچھیں اور عیسائیت کے متعلق بعض سوالات دریافت کئے۔ یہ سوال و جواب تقریباً تین گھنٹہ تک جاری رہے اور سبھی طلباء نے اس تاثر کا اظہار کیا کہ ان کا مسجد میں آنا ان کے علم میں بہت اضافہ کا باعث ہوا ہے۔

کلبوں میں تقاریر

مکرم مولود احمد خانصاحب امام مسجد لنڈن نے عرصہ زیر رپورٹ میں تقریباً بارہ روٹری کلبوں میں تقاریر کیں۔ تمام تقاریر بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہیں۔ ان تقاریر کے نتیجہ میں اب بعض دوسری کلبوں کی طرف سے بھی ایسے دعوت نامے موصول ہو رہے ہیں۔ جن میں امام صاحب سے اسلام کے متعلق تقریر کرنے کی استدعا کی گئی ہے۔

لٹریچر کی تقسیم

ذاتی خط و کتابت کے علاوہ بہت سے متلاشیان حق کو مفت لٹریچر بھجوایا گیا جس کے نتائج بفضل خدا بہت مفید ہے۔ بمبئی سے ایک دوست نے خط لکھا کہ مجھے پچھلے دنوں کشمیر میں جانیکا اتفاق ہوا سرینگر میں انہیں ایک قبر دکھائی گئی جسے مسیح علیہ السلام کی قبر کہا جاتا ہے وہاں انہیں ایک پمفلٹ دیا گیا جو لنڈن مسجد کی طرف سے شائع شدہ ہے اور اس میں لکھا گیا ہے کہ مزید معلومات کے لئے لنڈن مسجد کو لکھا جائے۔ اس خط کے جواب میں صاحب موصوف کو لٹریچر بھجوایا گیا۔ اب انہوں نے جواباً لکھا ہے کہ آپ کے پیش کردہ دلائل بالکل بجا ہیں۔ لیکن بہتر ہوگا کہ قبر کو کھدوا کر دیکھا جائے اور اس طرح مزید معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ یہ دوست بجلی کی ایک کمپنی میں بہت اہم پوسٹ پر متعین ہیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد دوسرا نمبر آپؐ کے صحابہ کرامؓ کا آتا ہے۔ جن میں سب سے اعلےٰ اور کامیاب جرنیل حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ تھے۔ نیز آپ نے فرمایا کہ میں نے سکندر اعظم۔ نپولین۔ ہٹلر اور دیگر ایسے جرنیل جو اعلےٰ پائے کے جرنیل سمجھے جاتے ہیں ان سب کو جرنیلی کی شق سے نکال دیتا ہوں۔ ان کو کامیاب اور اعلےٰ جرنیل کہنا میرے نزدیک بالکل غلط ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام جرنیلوں میں وہ باتیں نہیں پائی جاتیں جو ایک اچھے اور کامیاب جرنیل کے لئے ضروری ہیں۔ اس کے برعکس یہ تمام شرائط رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ میں بدرجۂ اتم موجود تھیں۔

دوران تقریر میں آپ نے ان تمام شرائط کا نہایت عمدہ رنگ میں ذکر کیا۔ مثال کے طور پر آپ نے فرمایا کہ اچھا جرنیل جب جنگ فتح کرتا ہے تو کبھی بھی اور جنگوں کی بنیاد نہیں رکھ دیتا بلکہ اس کے بعد صحیح رنگ میں امن قائم کر دیتا ہے اور اس جنگ کا نتیجہ فوائد کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے نہ کہ اور زیادہ مسائل کی الجھنوں اور مصائب کے اضافہ کی صورت میں۔ یہ بات صرف انہی جنگوں میں ملتی ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضورؐ کے صحابہ کرامؓ نے لڑیں۔ ہٹلر اور نپولین نے جنگیں لڑیں تو ساتھ ہی دوسری جنگوں کی بنیاد رکھ دی اور اس طرح وہ دنیا کی مشکلات اور مصائب میں اضافہ کا موجب بنے۔

آپ نے فرمایا عموماً یہ سوال کیا جاتا ہے کہ کیا اسلام تلوار کے ذریعہ پھیلا ہے؟ اور کیا آجکل جو جنگ میں کامیابی کے لئے جنگی فنون استعمال کئے جاتے ہیں اور جو اصول مدّنظر رکھے جاتے ہیں مسلمان ان سے بے بہرہ تھے؟ اور کیا محض بربریت۔ دلیری اور فطرتاً جنگجو ہونے کی وجہ سے وہ عمدہ رنگ میں لڑتے اور فتح پاتے تھے؟ آپ نے فرمایا۔ دونوں سوالوں کے جواب نفی میں ہیں۔ حقیقت میں اسلام صلح و آشتی کا پیغام لیکر دنیا میں ظاہر ہوا۔ لیکن جب دشمن نے اس کے مقابل پر تلوار اٹھائی تو اسلام کی طرف سے بھی جواباً تلوار اٹھائی گئی۔ ورنہ اسلام کا اصل حربہ پیار۔ محبت اور حسن سلوک ہی تھا

آپ نے فرمایا کہ یہ کہنا قطعاً غلط ہے کہ صرف تلوار کا نام ہی جہاد ہے۔ نہیں بلکہ قلم کے ذریعہ بھی جہاد ہوتا ہے۔ اور نفس کے ساتھ بھی جہاد ہوتا ہے جو نیک نیتی کے ساتھ خدمت اسلام کے لئے کتب لکھ رہا ہے وہ بھی اسی طرح جہاد کر رہا ہے جس طرح صحابہ کرامؓ نے تلوار کے ذریعہ جہاد کیا۔

پھر آپ نے نہایت مدلّل رنگ میں اور بہت سی مثالوں کے ساتھ یہ ثابت کیا کہ جنگی اصول اور فنون جو اس زمانہ کی جنگوں میں اہل یورپ اور اہل امریکہ استعمال کر رہے ہیں وہ تمام وہ ہیں جو خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرام نیز بعد میں آنے والے مسلمانوں نے اپنی جنگوں میں وقتاً فوقتاً استعمال کئے۔ مثال کے طور پر آپ نے فرمایا کہ جنگ لڑنے کا ایک بڑا اصول یہ بھی ہے کہ جب فوج کسی باہر کے علاقہ میں جنگ کے لئے بھیجی جائے تو اپنی فوج کو اس علاقہ کے مطابق ڈھالا جائے اور کوشش کی جائے کہ اس علاقہ ہی کے غیر ملکی لوگ اس فوج میں بطور سپاہی کے اپنے افسروں کی سپہ سالاری میں لڑیں اور یہ اصول محمد بن قاسمؒ نے سندھ پر حملے کے وقت استعمال کیا اور آج کے زمانہ میں انگریزوں نے جنگ عظیم دوئم میں اس کی نقل کی۔

آپ نے فرمایا کہ افسوس یہ ہے کہ یہ اعتراضات ان کتب کو پڑھنے کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں جو غیر مذہب کے ایسے لوگوں نے لکھی ہیں جو اسلام اور بانیٔ اسلامؐ سے شدید تعصّب رکھتے ہیں اور انہوں نے باوجود اس کے کہ وہ بعض دفعہ حق کو تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں پاتے۔ حقائق کو نہ صرف فراموش کرنے بلکہ انہیں نہایت غلط انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

اور اس سے بھی زیادہ افسوسناک امر یہ ہے کہ ہم مسلمانوں نے جو تاریخی اسلامی کتب لکھی ہیں ان میں عشق و محبت کا عنصر اس قدر غالب کر دیا ہے کہ کتاب کا اصل مقصد بھلا دیا ہے۔ حالانکہ چاہیئے تھا کہ یہ کتب بغیر کسی قصہ و کہانی کے اس انداز میں لکھی جاتیں کہ حقیقت سمجھنے کا موقعہ مل سکتا۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیں حقائق کی روشنی میں تاریخ اسلام اور دیگر کتب کا مطالعہ کرنا چاہیئے اور ہمارا نصاب اس انداز پر تیار ہونا چاہیئے کہ ہم اپنی قوم میں ایسے افسر پیدا کر سکیں جن کو مذہب اسلام اور قوم سے ایک قلبی تعلق ہو اور جو اسلام کی خدمت کرنا اپنا فرض اوّلین سمجھیں۔ لیکن موجودہ نصاب تعلیم افسران سے زیادہ کلرک پیدا کرتا ہے۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ امن عالم کے قیام کے لئے بہترین طریقے اور اصول بدرجہ اتم اسلام اور قرآن ہی پیش کرتا ہے۔ اور کوئی مذہب یا دنیوی نظریہ ان تک نہیں پہنچ سکتا۔ یو۔ این۔ او آج ناکام ہو چکی ہے۔ لیکن اگر وہ ان اصولوں پر جو قرآن میں ملتے ہیں چلنا شروع کر دیں تو یقیناً دنیا میں امن قائم ہو جائے اور جنگوں کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے۔

آپ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ دنیا کبھی کو ان اصولوں سے بے بہرہ ہے ہم اس طرف اسی صورت میں لا سکتے ہیں جبکہ ہم خود اپنے نفسوں سے جہاد کر کے حقیقی اور سچے مسلمان بنیں اور اسلام کی حقانیت کو دنیا پر ثابت کریں اس کے بعد آپ نے طلبہ سے مزید سوال کرنے کو کہا۔ چنانچہ کئی ایک طلباء نے آپ سے سوالات کئے۔ آپ نے عالمانہ رنگ میں ان کا جواب دیا۔ سوالات کا سلسلہ قریباً پون گھنٹہ تک جاری رہا۔ اور میٹنگ صاحب صدر کے شکریہ کے بعد ½۱ بجے بعد دوپہر اختتام پذیر ہوئی ٭

(محمد حنیف سیکنڈ ایئر بہاولپوری قائمقام سیکرٹری کالج یونین)

زعماء انصار اللہ سے گذارش

پارہ اوّل کے امتحان میں شامل ہونیوالے انصار کے نام جلد بھجوائیں

الفضل میں متعدد بار اعلان ہو چکا ہے کہ قرآن مجید کے پارہ اوّل کا امتحان مورخہ ۸؍۱۲؍۵۷ کو انصار اللہ سے لیا جاتا ہے مگر ابھی تک بہت کم مجالس کی طرف سے امتحان میں شامل ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ حالانکہ امتحان میں صرف چند دن باقی ہیں۔ تمام زعماء صاحبان انصار اللہ سے گذارش ہے کہ وہ جلد از جلد امتحان میں شامل ہونے کی اطلاع دفتر کو دیں تا اس کے مطابق پرچے چھپوا کر ان کو بھجوا دئے جائیں۔

نائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

تقریب رخصتانہ

ربوہ ۲۹؍ نومبر بروز جمعرات بعد نماز عصر امۃ الحفیظ صاحبہ بنت خواجہ عبداللہ صاحب کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح حبیب احمد صاحب پسر مولوی چراغ دین صاحب مرحوم کے ساتھ ہوا تھا۔

اس تقریب میں دیگر بزرگان سلسلہ و احباب کے علاوہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی شرکت فرمائی۔ اور اس تعلق کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔

بستی بزدار ضلع ڈیرہ غازیخاں میں جلسہ سیرۃ النبی صلعم

جماعت احمدیہ بستی بزدار کا جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم زیر صدارت چوہدری سلطان احمد صاحب بعد نماز عشاء منعقد ہوا۔ نور محمد صاحب سیکرٹری مال نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور اس کے بعد مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی ڈیرہ غازیخاں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان اور جاں نثاری کے واقعات سنائے۔ کثرت سے غیر احمدی احباب بھی شریک ہوئے۔ بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔

سردار خدا بخش پریذیڈنٹ
جماعت احمدیہ بستی بزدار ضلع ڈیرہ غازیخاں

درخواست دعا

میرے سسر فتح محمد صاحب شرما بوجہ دمہ سخت بیمار ہیں۔ احباب اور درویشان قادیان سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مرزا عنایت اللہ ۔ ربوہ

ضرورت محررین

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے دفاتر میں محررین کی وقتاً فوقتاً ضرورت رہتی ہے ایسے نوجوان جو خدمت دین کا شوق رکھتے ہیں۔ وہ اپنی درخواست حسب ذیل کوائف کے مطابق ۱۲ دسمبر ۵۷ء تک ناظر بیت المال کے نام ارسال فرما دیں۔ نیز امتحان و انٹرویو کے لئے ۱۵ دسمبر کو بوقت نو بجے صبح نظارت مذکور میں پہنچ جاویں (جملہ امیدواروں کے لئے کاغذ قلم دوات کا اپنے ہمراہ لانا ضروری ہے)

آسامی خالی ہونے پر پاس شدہ امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی۔ جنہیں امتحانی زمانہ میں ۵۰/- روپے تنخواہ اور ۲۰/- روپے گرانی الاؤنس دیا جائے گا۔ کام تسلی بخش کرنے کی صورت میں افسر متعلقہ کی سفارش پر ۸۰ - ۳ - ۵۰ کے گریڈ میں مستقل ہو سکیں گے۔ جو امیدوار اس وقت مختلف نظارتوں میں کام کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے کمیشن کا امتحان پاس نہیں کیا۔ ان کے لئے بھی درخواست کا دینا ضروری ہے۔

درخواست دہندہ کیلئے مولوی فاضل یا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے، ورنہ درخواست قابل غور نہیں سمجھی جائے گی۔

۱۔ نام امیدوار معہ مکمل پتہ (۲) ولدیت
۳۔ تعلیمی قابلیت معہ نقل سرٹیفکیٹ
۴۔ تاریخ پیدائش معہ حوالہ سند
۵۔ سابقہ تجربہ بصورت ملازمت اگر ہو۔
۶۔ جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری سرٹیفکیٹ
۷۔ سابقہ چال چلن۔ دیانت۔ اخلاص اور دینی حالت کے متعلق امیر جماعت یا پریذیڈنٹ اور خدام الاحمدیہ کی تصدیق (۸) متفرق قابل ذکر امور

(ناظر بیت المال ربوہ)

سکھوں میں تبلیغ اسلام

امسال مورخہ ۷/۱۱/۵۷ کو سکھوں کا قافلہ قریباً سات صد کی تعداد میں ننکانہ صاحب (ضلع شیخوپورہ) میں گوردوارہ کی زیارت کے لئے آیا۔ لائل پور کی جماعت نے ایک ٹریکٹ ۳۲ صفحات پر مشتمل بعنوان "اسلام نجات دہندہ مذہب ہے" شائع کیا جس میں حضرت گورو نانک صاحب کی تعلیم درج تھی۔ اور عکس چولا بھی تھا۔ اس ٹریکٹ کے جملہ اخراجات جناب شیخ سمیع اللہ صاحب شاکر نے اپنی گرہ سے ادا کئے۔ سکھ دوستوں کو بطور روحانی تحفہ پیش کیا۔ جو بہت پسند کیا گیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے۔ (خاکسار فضل کریم سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لائل پور)

خریداران مصباح
کو
ضروری اطلاع

جن خریداروں کا چندہ ماہ دسمبر یا ماہ جنوری ۱۹۵۸ء میں ختم ہو رہا ہے ان کو مصباح کشیدہ کاری نمبر بذریعہ وی پی پوسٹ کیا جائے گا۔ تمام بہنوں اور بھائیوں سے گذارش ہے کہ وی پی وصول فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ مصباح کشیدہ کاری نمبر کی قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے۔ بذریعہ وی پی منگوانے پر ۲ روپے دینے ہوں گے۔ مستقل خریداروں کو پانچ روپیہ میں ہی دیا جائے گا۔

(مدیرہ مصباح ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

چندہ جلسہ سالانہ

اس زمانہ میں حقیقی اسلام یعنی احمدیت کو قائم کرنے اور مومنوں کے ایمان کو تازہ کرنے کے لئے جلسہ سالانہ سے زیادہ مفید اور پُر اثر اور کوئی طریق کار نہیں۔ اس مبارک موقعہ پر ہزاروں ہزار لوگ اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت حاصل کرتے ہیں اور حضور کے زندگی بخش کلمات سنتے ہیں۔ اور مرکز کی دوسری برکات سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں۔ اس جلسہ کے اخراجات کے لئے اور اس موقع پر آنیوالے مہمانوں کی خدمت کے لئے جو درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہی مہمان ہیں۔ چندہ جلسہ سالانہ وصول کیا جاتا ہے۔ جس کی سالانہ شرح ہر احمدی کی ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ ہے۔

اگرچہ گذشتہ سالوں کی نسبت سال رواں میں اس مد کی آمد میں اس وقت تک نمایاں بیشی ہوئی ہے۔ لیکن ابھی وصول شدہ رقم متوقع اخراجات سے بہت کم ہے۔ حالانکہ جلسہ سالانہ سر پر آگیا ہے۔ لہذا میں تمام احباب اور عہدیداران سے گذارش کرتا ہوں کہ اب مزید التواء کی گنجائش نہیں۔ براہ مہربانی فوری طور پر یہ چندہ جمع کر کے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرا دیا جاوے۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظر بیت المال ربوہ)

جماعت احمدیہ پاکستان کا گیارھواں سالانہ جلسہ

۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۷ء بروز جمعرات جمعہ ہفتہ ہوگا

جماعتہائے احمدیہ اور دوسرے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب سابق امسال بھی جماعت احمدیہ پاکستان کا گیارھواں سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۷ء بروز جمعرات جمعہ ہفتہ ربوہ میں منعقد ہوگا

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

اشتراکی نظام ۔ اسلام کیلئے سب سے بڑا خطرہ

(منقول از روزنامہ نوائے وقت ۲۸ نومبر ۱۹۵۷ء)

اس مقالے کے مصنف مسٹر اسماعیل آغا روسی محکمہ سراغ رسانی میں کرنل کے عہدے پر فائز رہ چکے ہیں۔ لیکن ۱۹۴۲ء میں انہوں نے اشتراکیت اور روسی شہریت ترک کر دی

نوٹ:۔ ضروری نہیں کہ ادارہ ہر امر میں مضمون نگار سے متفق ہو۔

تیرہ سو سال گذر چکے ہیں کہ ہادی برحق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رہنمائی میں اخوت اسلامی کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اس کے بعد آفتاب اسلام کی شعاعیں چار دانگ عالم میں پھیل گئیں۔ اسلام کے لاکھوں حلقہ بگوش یوں تو دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہیں لیکن ان کی آبادی زیادہ تر ایشیا اور افریقہ میں ہے۔ دنیا کے دوسرے معاشروں کی طرح اسلام کی تاریخ میں بھی روشن اور تاریک دور آئے ہیں۔ جس مسلمان کو اپنے مذہب کی تاریخ سے دلچسپی ہے وہ اس کے عمومی خد و خال سے بخوبی واقف ہے

آجکل اسلام اپنی حیات کے سب سے بڑے خطرے سے گذر رہا ہے۔ یہ خطرہ بری اور بحری فوجوں، توپوں، ٹینکوں یا طیاروں میں مضمر نہیں ہے۔ بلکہ یہ خطرہ لوگوں کے اذہان پر اشتراکیت کا رنگ چڑھانے کی منظم تحریک اور نام نہاد اشتراکی، اشتراکی پروپیگنڈا کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔

راقم الحروف کے دل میں کوئی شک یا شبہ نہیں ہے کہ جب اسلام کے خلاف اس شرمناک پراپیگنڈا کے کرتا دھرتا ضروری سمجھیں گے۔ اپنے جھوٹ کو تقویت پہنچانے کے لئے توپیں، ٹینک اور طیارے بھی لے آئیں گے۔ جن لوگوں کو اس قول کی صداقت پر شک ہے انہیں عرض تذکار یاد دلانا چاہتا ہوں کہ سوویٹ یونین کے مسلمانوں کا کیا حشر ہوا ہے۔ اور ہنگری میں جو کیا واقعات پیش آئے ہیں۔ اسلام کے خلاف سوویٹ یونین کے اس معاندانہ اور بد دیانتی پر مبنی پراپیگنڈے کا صرف ایک مقصد ہے کہ اسلام کو تباہ کر دیا جائے۔

اس مضمون کا مقصد یہ ہے کہ میں اپنے مسلمان بھائیوں کو اس خطرے سے خبردار کر دوں۔ کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ بہت سے مسلمان دانشوروں کو اس کا پوری طرح احساس نہیں ہے۔ جہاں تک ان مسلمانوں کا تعلق ہے جو اس خطرے سے واقف ہیں۔ لیکن اس کے باوجود خاموش ہیں۔ ان کے بارے میں میرا خیال یہ ہے کہ اس کا سبب محض ان کا ذاتی مفاد ہے

اس مقالے میں میرا روئے سخن اپنے تمام مسلمان بھائیوں کی طرف ہے خواہ وہ انڈونیشیا کے جزائر میں آباد ہوں یا پاکستان اور بھارت کے برصغیر میں ترکستان کے میدانوں میں یا افغانستان کے پہاڑوں پر وہ ایران میں ہوں یا عرب میں۔ ترکیہ میں ہوں یا افریقہ میں۔ غرضیکہ میرا مخاطب ہر علاقے کا ہر وہ مسلمان ہے جسے اسلام عزیز ہے اور جو اپنے مذہب کی بقا کی طرف سے بے فکر نہیں ہے۔ ذیل کی سطور میں میں کروڑوں مسلمانوں کی جانب سے انتہائی واضح احتجاج کرنا اور کمیونسٹوں یعنی تمام مذاہب کے ابدی دشمنوں کو بے نقاب کرنا چاہتا ہوں۔ میں ان بھیڑیوں کی جانب نشان دہی کرنا چاہتا ہوں جو بھیڑ کی کھال پہنے ہوئے ہیں۔ میں اپنے قارئین کو بتانا چاہتا ہوں کہ جو مسلمان ایک بار بالشویکیوں کے فریب میں آ گئے ان کا کیا حشر ہوا ہے

میں اس احتجاجی محضر میں سوویٹ یونین کی سرکاری مطبوعات سے اقتباسات پیش کروں گا اور اپنے ہر دعویٰ کے ثبوت میں دستاویزات کا حوالہ دوں گا۔

سب سے پہلے میں ایک کتاب "اسلام اس کا ماخذ اور معاشرتی پہلو" کا ذکر کروں گا۔ اس کا مصنف اسلامیات کا اشتراکی ماہر ایل۔ آئی کلیمو وچ ہے۔ یہ کتاب "انجمن برائے تبلیغ سیاسی و سائنسی علوم" نے شائع کی ہے۔ اشاعت کے لئے اس کتاب کی منظوری ۱۴ فروری ۵۶ء کو دی گئی تھی۔ اس کتاب کی اشاعت خاص طور پر قابل غور ہے۔ اس کی منظوری سٹالن کی موت کے کافی عرصے کے بعد یعنی اس وقت دی گئی ہے جب خروشیف اور بلگانن برسر اقتدار آ چکے تھے اور سوویٹ روس عالم اسلام سے محبت کے دعوے اور اس کی تحسین و تعریف شروع کر چکا تھا۔ کتاب کے ناشر کا نام بھی قابل غور ہے یعنی "انجمن برائے تبلیغ سیاسی و سائنسی علوم"۔ یہ انجمن کمیونسٹ پارٹی کے سیاسی نظام کی ایک شاخ ہے اور سوویٹ یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے "شعبہ تحریکات پراپیگنڈا" کی براہ راست نگرانی میں کام کرتی ہے۔ یہ بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ سوویٹ یونین میں علمی آزادی کا کوئی وجود نہیں ہے۔ کیونکہ سوویٹ یونین کی کمیونسٹ پارٹی اپنے وجود کو خطرے میں ڈالے بغیر روسی شہریوں کو خالص سائنس اور معروضی علم سے استفادہ کرنے کی اجازت نہیں دے سکتی۔ سوویٹ یونین میں تمام سائنسی تحقیق اور علمی کام اس طرح کیا جاتا ہے کہ ان سے اشتراکی عقائد کی تائید و حمایت میں مدد مل سکے۔ میں خود بھی چونکہ سوویٹ یونین میں پیدا اور بڑا ہوا ہوں۔ اور اس میں اپنی زندگی کے چالیس بیش قیمت سال گزارے ہیں۔ اس لئے مجھے علمی زندگی پر جبری بندشوں کا ذاتی تجربہ ہے کلیمو وچ نے اسلام کے متعلق جس رائے کا اظہار کیا ہے۔ وہ کسی جبر و اکراہ کے بغیر نہیں ظاہر کی گئی بلکہ وہ سوویٹ یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی رائے اور نقطہ نظر ہے۔ اور چونکہ یہی پارٹی سوویٹ یونین پر حکومت کرتی ہے۔ اس لئے یہ سوویٹ حکومت ہی کی رائے اور نقطہ نظر ہے اس نکتہ کو ملحوظ رکھنا بہت ضروری ہے۔ ورنہ ہم پوری کتاب کو ایک گستاخ اور بد زبان کی جہالت آمیز تحریر قرار دیکر نظر انداز کر دیں گے۔ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ اور اس کا ثبوت ان مضامین سے مل سکتا ہے۔ جو اسلام کے بارے میں بڑی سوویت انسائیکلوپیڈیا میں شائع کئے گئے ہیں۔

کلیمو وچ کی کتاب روسی زبان میں شائع کی گئی ہے۔ اور اس کے حسب ذیل تین حصے ہیں:۔

۱ ۔۔ اسلام کا آغاز

۲ ۔۔ اسلام کی توسیع و اشاعت

۳ ۔۔ اسلام اور سائنس و ترقی کے درمیان مکمل تضاد

ہر سچے مسلمان کا عقیدہ ہے۔ کہ اسلام کی بنیاد ایمان بالغیب پر ہے ذاتی اور اجتماعی زندگی میں خدا کا ہمہ وقت خیال اور خوف اسلام کا ایک اہم ستون ہے۔ اسلام نے ضمیر انسانی کو اوہام اور اصنام خیالی سے نجات دلا دی ہے۔ اور اس نے انسان کو خلقی معبودوں کی پرستش اور ضلالت سے نکال کر اس کے دلوں پہ ایک ذات مطلقہ کی واحدانیت کا سکہ بٹھایا ہے

اس نے خالق اور مخلوق کے درمیان کسی وسیلے کے بغیر براہ راست رشتہ قائم کیا ہے۔ اسلام نے خدا ترس ضمیر انسانی کو قانون سازی اور نظام مملکت کا نگران و نگہبان قرار دیا ہے۔ اسی لئے اس نے معاشرتی شعور اور خدا کو حیات اجتماعیہ کی بنیاد قرار دیا ہے۔ کیونکہ قانون سے پہلو تہی کرنا اور دھوکہ دیکر اس سے بچ نکلنا ہمیشہ ممکن ہوتا ہے (اس کی بہترین مثال خود روسیوں کی ہے) لیکن ہر صاحب ایمان جانتا ہے۔ کہ خدائے حاضر و ناظر اس کی تمام لغزشوں اور کوتاہیوں کو ہمیشہ دیکھتا رہتا ہے۔

ہر مسلمان اپنی ذاتی، خاندانی اور معاشرتی زندگی کے لئے قرآن کریم کو مشعل راہ بناتا ہے۔ اسلامی تصورات کی عظمت کو سمجھنے، اس سے محبت کرنے کے قابل بننے اور اس کے تاریخی نتائج سے روشناس ہونے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ ہم چودہ سو سال قبل کے حالات کا جائزہ لیں اور اس زمانے کے عرب، مشرق اقصیٰ اور دنیا کے دوسرے حصوں کے معاشرتی کوائف کا تصور کریں۔ اس کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ بعثت اسلام ایک اعلیٰ تر انسانیت کی ولادت کا دوسرا نام تھا۔ کیونکہ اسلام بنیادی طور پر انسانی آزادی کی ایک زبردست تحریک تھی۔ جو انسانی زندگی کے بہت سے پہلوؤں پر محیط تھی۔ اور افراد کے قلوب سے نکل کر پورے معاشرے کو منظم کرنے اور سنوارنے کا ذریعہ بن گئی یہ ایک ایسا انقلاب تھا۔ جس نے اپنی پیش قدمی کے دوران میں ان روحانی اور معاشرتی معذوریوں کو ختم کر دیا۔ جو بنی نوع انسان کی ترقی کی راہ میں حائل تھیں۔ اسلام کا ظہور دراصل مذہبی تعصب کے خلاف ایک بغاوت تھی۔ کیونکہ اسلام نے عقیدے کی آزادی کا اعلان کیا تھا۔

قرآن کریم کی سورہ بقرہ میں ۲۵۶ ویں آیت میں کہا گیا ہے "لا اکراہ فی الدین" اسی طرح سورۃ یونس کی ۹۹ ویں آیت میں کہا گیا ہے۔ "وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا ۚ أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۝" (اگر خدا چاہتا تو دنیا میں جتنے لوگ ہیں وہ سب ایمان لے آتے۔ تو کیا آپ لوگوں پر اس وقت تک جبر کریں گے۔ کہ وہ ایمان لے آئیں) ان آیات کریمہ کا سیدھا سادہ مفہوم یہی ہے۔ کہ وہ عقیدہ ہی نہیں ہے جسے ماننے پر لوگوں کو مجبور کیا جائے انسانوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی مرضی سے روحانی طور پر خدا تک پہنچیں نہ کہ کسی جبر کے ذریعہ

(باقی)

"اسرائیل مشرقِ وسطیٰ کے امن کیلئے مستقل خطرہ ہے"

عراقی پارلیمنٹ کے افتتاح پر شاہ فیصل کی تقریر

بغداد ۲ دسمبر عراق کے شاہ فیصل نے کہا ہے۔ کہ اسرائیل مشرق وسطیٰ میں عدم استحکام کا مستقل سبب ہے۔ اور عرب ملکوں کے درمیان جارح اسرائیل کی موجودگی اس علاقہ کے امن اور سلامتی کے لئے مستقل خطرہ ہے۔

شاہ فیصل نے جو آج عراقی پارلیمنٹ کے اجلاس کا افتتاح کر رہے تھے۔ مزید کہا کہ جب تک عربوں کو ان کے جائز حقوق دوبارہ نہیں مل جاتے اس وقت تک یہاں امن قائم نہیں ہو سکتا۔

الجزائری حریت پسندوں کی جدوجہد آزادی کا ذکر کرتے ہوئے شاہ فیصل نے کہا الجزائریوں کا مسلسل قتل عام ہمارے لئے انتہائی تکلیف دہ اور افسوسناک ہے اور ہم توقع کرتے ہیں۔ الجزائر کے بہادر عوام آخر کار آزادی حاصل کر لیں گے۔ آپ نے یقین دلایا کہ عراق الجزائریوں کو ان کے نصب العین کے حصول کی کوشش میں برابر مدد دیتا رہے گا۔

شاہ فیصل نے کہا "برادر عرب ملکوں سے ہمارے تعلقات زیادہ مضبوط ہوتے جا رہے ہیں۔ اور میری حکومت غلط فہمیوں کے ازالے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرے گی، ہم عربوں کے قومی اتحاد اور آزادی کے تحفظ کے لئے اپنی کوششیں برابر جاری رکھیں گے۔

ملکی مسائل کا ذکر کرتے ہوئے شاہ عراق نے کہا۔ میری حکومت کی پالیسی یہ ہے۔ کہ تیل کی برآمد میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کیا جائے۔ آپ نے مزید کہا کہ ہم اپنی فوجوں کی تربیت کی بہتر سہولتیں مہیا کرنے اور ان کے لئے جدید اسلحہ حاصل کرنے کا تہیہ کر چکے ہیں۔

پنڈت نہرو کے خلاف مظاہرے

نئی دہلی ۲ دسمبر کل مہاراشٹر اسمتی کے ہزاروں رضاکاروں نے پرتاپ گڑھ میں پنڈت نہرو کے خلاف پرجوش مظاہرہ کیا۔ اور مہاراشٹر کا الگ صوبہ بنانے کا مطالبہ کیا۔ پنڈت نہرو یہاں مرہٹہ سردار شیواجی کے ایک مجسمے کی نقاب کشائی کے لئے آئے تھے آپ نے مظاہرے پر سخت ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ مصنوعی سیاروں کے اس دور میں نظریات اور جذبات کے اظہار کا یہ طریقہ فرسودہ ہو چکا ہے۔

بعد ازاں پونا سے کچھ دور رداقی کے مقام پر بھی بمبئی کے پندرہ ہزار رضاکاروں نے پنڈت نہرو کے خلاف مظاہرہ کیا۔ ان لوگوں کو پولیس نے پرتاپ گڑھ جانے سے روک دیا تھا۔ اور یہ چوبیس گھنٹے سے یہاں دھرنا مارے بیٹھے تھے — پونا میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ بمبئی کا دو زبانوں کا صوبہ پارلیمنٹ کے قانون کے ذریعے بنایا گیا ہے اور اب مظاہرے کرکے یا نعرے لگا کر اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی جا سکتی۔

ہیمرشول عمان پہنچ گئے

عمان ۲ دسمبر اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ڈاگ ہیمرشول کل مشرق وسطیٰ کے ہنگامی دورے پر عمان پہنچ گئے۔ آپ اسرائیل اور اردن کے سرحدی تنازعہ پر حکومت اردن سے بات چیت کریں گے۔ یاد رہے کہ حال ہی میں ہمسایہ عرب ملکوں کے ساتھ اسرائیل کی کئی جھڑپیں ہوئی ہیں۔ مسٹر ہیمرشول عمان سے دمشق بھی جائیں گے۔ لیکن آپ قاہرہ جانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔

مارشل ٹیٹو "لاپتہ" ہو گئے

بلغراد ۲ دسمبر صدر یوگوسلاویہ مارشل ٹیٹو "لاپتہ" ہو گئے ہیں۔ ایک ہفتہ قبل ان پر وجع مفاصل کا دورہ پڑا تھا۔ اور اس کے بعد سے ان کے متعلق کوئی اطلاع نہیں مل سکی کہ وہ کہاں ہیں۔ اور کس حال میں ہیں۔ سرکاری ذرائع ان کے متعلق ہر سوال کا جواب ایک خاموشی سے دیتے ہیں۔ اور زیادہ اصرار پر یہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ "ہم کچھ نہیں جانتے" اس صورت حال پر تمام بلغراد میں چہ میگوئیاں اور قیاس آرائیوں کا طوفان آگیا ہے اور سفارتی حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ یوگوسلاویہ میں اس سے پہلے کبھی اتنی پراسرار خاموشی نہیں برتی گئی تھی۔ مزید پوچھ گچھ پر ایک اعلیٰ سرکاری افسر نے اتنا بتایا ہے۔ کہ صدر ٹیٹو اس وقت یوگوسلاویہ میں نہیں ہیں

صدر سوکارنو پر قاتلانہ حملے کے بعد جاکرتہ میں فوج طلب کر لی گئی

بم پھینکنے سے سات افراد ہلاک پینتالیس مجروح

جاکرتہ ۲ دسمبر۔ انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سوکارنو پر قاتلانہ حملے کی کوشش کے بعد دارالحکومت جاکرتہ میں فوج طلب کر لی گئی ہے۔ صدر سوکارنو کو ہلاک کرنے کے لئے کل ان کی کار پر چار دستی بم پھینکے گئے تھے۔ جس سے سات افراد ہلاک اور پینتالیس مجروح ہو گئے لیکن صدر اور ان کے بچے بال بال بچ گئے

کل صبح سے جاکرتہ کی گلیوں اور بازاروں میں بکتر بند گاڑیاں گشت کر رہی ہیں اور صدر کی قیام گاہ کی حفاظت کے بھی زبردست انتظامات کئے گئے ہیں۔

صدر سوکارنو نے آج صبح ایک نشری تقریر میں عوام سے پرامن رہنے کی اپیل کی اور حفاظتی اداروں سے کہا کہ وہ اپنے اقدامات سخت کر دیں۔ آپ نے ہلاک اور زخمی ہونے والوں کے لواحقین سے اظہار ہمدردی بھی کیا۔

مرکزی وزراء ڈھاکہ پہنچ گئے

ڈھاکہ ۲ دسمبر۔ مرکزی وزراء مسٹر لطف الرحمٰن اور مسٹر عبدالعلیم کل کراچی سے ڈھاکہ پہنچے۔ توکرشک سرمیک اور مسلم لیگ کے حامیوں نے جداگانہ انتخابات کے حق میں نعرے لگا کر ان کا استقبال کیا۔ سید عزیز الحق اور مسٹر یوسف علی چوہدری بھی اسی طیارے میں ڈھاکہ پہنچے ہیں۔

مسٹر سہروردی کا عزم ڈھاکہ

کراچی ۲ دسمبر آل پاکستان عوامی لیگ کے کنوینر مسٹر حسین شہید سہروردی ۵ دسمبر کو مشرقی پاکستان کے چار روزہ دورے پر روانہ ہوں گے۔ دریں اثنا حیدر آباد میں ہونے والا سندھ عوامی لیگ کا کنونشن ملتوی کر دیا گیا ہے

بھارتی آئین جلانے پر سزائیں

مدراس ۲ دسمبر دراوڑ اکازگام کے جنرل سیکرٹری مسٹر گوہو سوامی اور ان کے تیرہ ساتھیوں کو بھارتی آئین کی جلدیں جلانے کے الزام میں چھ سے ۹ ماہ تک قید بامشقت کی سزا دی گئی۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

ہیں۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو آخری حجت مانتے ہیں۔ چنانچہ وہ شخص ایک منٹ کے لئے بھی احمدی نہیں رہ سکتا جو آنحضرت صلعم کی تعلیمات کو آخری حجت نہ مانتا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ مولانا نیازی کو اپنی تعریف میں "اجماع امت" کا شوشہ لگانا پڑا۔ جو ایک نہایت ہی مبہم اور مشتبہ چیز ہے۔ شیعوں کے نزدیک اجماع امت یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق حضرت علیؓ بلا فصل خلیفہ تھے۔ لیکن سنیوں کے نزدیک اجماع امت کی خلافت کچھ اور چیز ہے۔ اگر مولانا تعصب کی پٹی آنکھوں سے ہٹا کر دیکھیں تو وہ "اجماع امت" کا بند وہ کہیں نہیں باندھ سکتے۔ ہر مقام انہیں پھسلتا نظر آئے گا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی خود ساختہ اسلامی سیاست سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے تاکہ مسلمان اس تفریق و تشتت سے نجات پائیں جس میں وہ صدیوں سے گرفتار ہیں۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵